

## سوال

میں نے آپ کا ایک مسلمان شخص کے متعلق فتویٰ پڑھا ہے جس کی بیوی بے نماز تھی، آپ نے اسے کہا ہے کہ: اس کے لیے اسے طلاق دینی واجب ہے، مجھے علم ہے کہ مسلمان شخص کے اہل کتاب عورت سے نکاح کرنا جائز ہے، اور اہل کتاب نماز ادا نہیں کرتے، کیا اس میں خلل نہیں...؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس فتویٰ کی طرف سوال میں اشارہ کیا گیا ہے اس میں خلل نہیں بلکہ خلل تو سائل کے ارادہ سے پیدا اس طرح ہوا ہے کہ اس نے اسلام کی طرف منسوب بے نماز عورت اور یہودیہ یا عیسائی عورت کو اس دلیل کے ساتھ برابر سمجھ لیا ہے کہ وہ دونوں ہی نماز ادا نہیں کرتیں!

اور ان دونوں کے مابین یہ برابری صحیح نہیں کیونکہ ان میں فرق پایا جاتا ہے، فرق یہ ہے کہ نماز ترک کرنا کفر اکبر اور مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہونا ہے، اس کا بیان بہت سے سوالات کے جوابات میں اسی ویب سائٹ پر گزر چکا ہے، جن میں سوال نمبر ( 9400 ) اور ( 5208 ) کے جوابات شامل ہیں.

اس بنا پر جو عورت نماز ادا نہیں کرتی وہ کافرہ اور اسلام سے مرتد ہے، اور اسلام سے مرتد ہونے والے کا حکم یہودی اور عیسائی سے بھی زیادہ سخت اور شدید ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

" اور مرتد اصلی کافر سے بھی کئی ایک وجوہات کی بنا پر زیادہ برا ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ ( 2 / 193 ).

اسی لیے مرتد کا ذبح کیا ہوا گوشت نہیں کھایا جاتا، لیکن یہودی اور عیسائی کا ذبح کیا ہوا گوشت کھایا جا سکتا ہے، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے مرتد عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، بلکہ جب اس کی بیوی مرتد ہو جائے تو نکاح ہی فسخ ہو جاتا ہے.

لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمان شخص کے لیے یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنا جائز ہے.

چنانچہ اصل مسئلہ تارك نماز كے كافر ہونے كا حكم ہے، اس ليے جو تارك نماز كو كافر قرار ديتے ہيں انہوں نے بے نماز سے شادي كرنے سے منع كيا ہے، اور اگر وہ نماز ترك كر دے تو ميں بيوى كو آپس ميں عليحدگي كرنا ہو گي.

امام احمد رحمہ اللہ تعالٰی كا مسلك يہي ہے، اور اہل علم كي ايك جماعت مثلا شيخ ابن باز، شيخ ابن عثيمين رحمہما اللہ، اور شيخ صالح الفوزان حفظہ اللہ، اور اس سلسلہ ميں ہم بھي اسي فتوى پر چلے ہيں.

اور اسي طرح اگر كوئي عورت كسي ايسے امر كي مرتكب ہو جو كفر اكبر كا باعث بنے مثلا: اللہ تعالٰی يا رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كو برا كہنا اور گالي دينا، اور اپنے كفر پر اصرار كرتے ہوئے اس سے توبہ نہ كرے تو اس كے ليے مسلمان كي بيوى رہنا حلال نہيں.

اور اسي طرح خاوند كي بھي حالت يہي ہے كه اگر وہ ايسے امر كا مرتكب ہو تو وہ بھي مرتد ہو گا اور ميں بيوى كے درميان عليحدگي واجب ہو گي.

واللہ اعلم .